ارکین قومی اسمبلی سے دردمندانہ گذارش

معزز ارکین اسمبلی !

ملتِ اسلامیہ تقریباً نوّے سال سے مرزائیت کے ستم سہہ رہی ہے ۔ اس مذہب کی طرف سے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی جو طویل مہم جاری ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں ۔ قرآنی آیات کے ساتھ کھلّم کھلا مذاق کیا گیا ہے ۔ احادیثِ نبوی سے تلاعب کیا گیا ہے ۔ انبیاء کرامؑ صحابہؓ کے مقدّس گروہ ۔ اہلِ بیتِ عظامؓ اور اسلام کی جلیل القدر شخصیتوں پر علانیہ کیچڑ اچھالا گیا ہے ۔ اسلامی شعائر کی بدملا توہین کی گئی ہے ۔ انتہا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے کردار کو اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے " پہلو بہ پہلو" کھڑا کرنے بلکہ اس سے بھی بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے جس کے مقامِ عظمت و رفعت کے آگے فرشتوں کا سرِ نیاز بھی خم ہے جس کے نامِ نامی سے انسانیت کا بھرم قائم ہے ۔ اور جس کے دامنِ رحمت کی نیازمندیوں کے آگے مشرق و مغرب کی حدود بے معنی ہیں ۔

خیمۂ افلاک کا استادہ اسی نامؐ سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نامؐ سے ہے

مرزائیت اسی رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شیدائیوں کے خلاف نوّے سال سے سازشوں میں مصروف ہے ۔ اس نے ہمیشہ اسلام کا روپ دھار کر امتِ مسلمہ کی پشت میں خنجر گھونپنے اور دشمنانِ اسلام کے عزائم کو اندرونی اڈّے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اس نے عالمِ اسلام کے مختلف حصّوں میں فرزندانِ توحید کے قتلِ عام اور مسلم خواتین کی بے حرمتی پر گھی کے چراغ جلائے ہیں اور اس نے اپنے آپ کو ملتِ مسلمہ کا ایک حصّہ ظاہر کرکے اسلام دشمنوں کی وہ خدمات انجام دی ہیں جو اس کے کھلّم کھلا دشمن انجام نہیں دے سکتے تھے ۔

ملّتِ مسلمہ نوّے سال سے مرزائیت کے یہ مظالم جھیل رہی ہے ۔ انہی مظالم کی بنیاد پر تمام مسلمانوں اور مصوّرِ پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے اپنے زمانے کی انگریز حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ مرزائی مذہب کے متبعّین کو غیر مسلم اقلیّت قرار دیکر انہیں مسلمانوں کے جسدِ ملّی سے علیحدہ

کردیا جائے۔ لیکن وہ ایک ایسی حکومت کے دور میں پیدا ہوئے تھے جس نے مرزائیت کا پودا خود کاشت کیا تھا۔ اور جس نے ہمیشہ اپنے مفادات کی خاطر مرزائیت کی پیٹھ تھپکنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ لہٰذا پوری ملتِ اسلامیہ، اور خاص طور سے علامہ اقبالؒ کی درد میں ڈوبی ہوئی فریادیں ہمیشہ حکومت کے ایوانوں سے ٹکرا کر رہ گئیں۔ مسلمان بے دست و پا تھے۔ اس لئے وہ مرزائیت کے مظالم سہنے کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

آج اسی مسعود پاکستان کے خوابوں کی تعبیر پاکستان کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہاں ہم کسی بیرونی حکومت کے ماتحت نہیں تھے، لیکن افسوس ہے کہ ستائیس سال گذرنے کے بعد بھی ہم ملتِ اسلامیہ کی اس ناگزیر ضرورت اس کے دیرینہ مطالبے اور حق و انصاف کے اس تقاضے کو پورا نہیں کر سکے۔ اور اس عرصے میں مرزائیت کے ہاتھوں سینکڑوں مزید زخم کھا چکے ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی!

اب ایک طویل انتظار کے بعد یہ اہم مسئلہ آپ حضرات کے سپرد ہوا ہے۔ اور صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ پورے عالمِ اسلام کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں، پوری مسلم دنیا آپکی طرف دیکھ رہی ہے۔ اور ان خلد آشیاں مسلمانوں کی روحیں آپ کے فیصلے کی منتظر ہیں جنہوں نے غلامی کی تاریک رات میں مرزائیت کے بچھائے ہوئے کانٹوں پر جان دیدی تھی — جو حق و انصاف کو پکارتے رہے، مگر ان کی شنوائی نہ ہو سکی۔ اور جو ستائیس سال سے اس مسلم ریاست کیطرف دیکھ رہے ہیں جو مجاہدینِ آزادی کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ جو اسلام کے نام پر قائم ہوتی ہے، اور جو دو سو سالہ غلامی کے بعد مسلمانوں کی پناہ گاہ کے طور پر حاصل کی گئی ہے۔

معزز اراکین!

مسلمان کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اس مرزائی ملت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، جس نے اسلام سے کھلم کھلا خود علیحدگی اختیار کی ہے، جس نے اسلام کے مسلّم عقائد کو جھٹلایا ہے۔ جس نے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو برملا کافر کہا ہے۔ اور جس نے خود عملاً اپنے آپ کو ملتِ اسلامیہ سے کاٹ لیا ہے۔ ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں سے الگ ہیں، ان کے اور مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ کے رشتے دونوں طرف سے ناجائز سمجھے جاتے ہیں، اور عدالتیں ایسے رشتوں کو غیر قانونی قرار دے چکی ہیں مسلمان مرزائیوں

کے اور مرزائی مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت جائز نہیں سمجھتے، اور ان کے آپس میں ہم مذہبوں کے سے تمام معاشرتی رشتے کٹ چکے ہیں۔ لہٰذا اسمبلی کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اقدام کوئی اچنبھا یا مصنوعی اقدام نہیں ہوگا، بلکہ یہ ایک ایسی ظاہر و باہر حقیقت کا سرکاری سطح پر اعتراف ہوگا۔ جو پہلے ہی عالم اسلام میں اپنے آپ کو منوا چکی ہے۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز کوئی ایسی تجویز نہیں ہے جو کسی شخصی عداوت یا سیاسی لڑائی نے وقتی طور پر کھڑی کر دی ہو۔ بلکہ یہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات کا، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سینکڑوں ارشادات کا، امت کے تمام صحابہؓ و تابعین اور فقہاء و محدثین کا، تاریخ اسلام کی تمام عدالتوں اور حکومتوں کا، مذاہب عالم کی پوری تاریخ کا، دنیا کے موجودہ ستر کروڑ مسلمانوں کا، پاکستان کے ابتدائی مصوروں کا، خود مرزائی پیشواؤں کے اقراری بیانات کا، اور ان کے نوّے سالہ طرز عمل کا فیصلہ ہے۔ اور اس کا انکار عین دوپہر کے وقت سورج کے وجود کا انکار ہے۔

چونکہ مرزائی جماعتیں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف کارروائیوں میں مصروف رہتی ہیں، اس لئے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان اس وقت منافرت و عداوت کی ایسی فضا قائم ہے۔ جو دوسرے اہل مذاہب کے ساتھ نہیں ہے۔ اس صورت حال کا اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے۔ کہ مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے۔ اس کے بعد دوسری اقلیتوں کی طرح مرزائیوں کے جان و مال کی حفاظت بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی۔ مسلمانوں نے اپنے ملک کے غیر مسلم باشندوں کیساتھ ہمیشہ انتہائی فیاضی اور رواداری کا سلوک کیا ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ملک میں ان کے جان و مال کا زیادہ تحفظ ہوگا۔ اور منافرت کی وہ آگ جو وقفے وقفے سے بھڑک اٹھتی ہے، ملک کی سالمیت کیلئے کبھی خطرہ نہیں بن سکے گی۔

لہٰذا ہم آپ سے اللہ کے نام پر، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے نام پر، قرآن و سنت اور امت اسلامیہ کے اجماع کے نام پر، حق و انصاف اور دیانت و صداقت کے نام پر، دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کے نام پر، آزادیٔ ہند کے مقدس مجاہدین کے نام پر، اور پاکستان کے ابتدائی مصوروں کے نام پر یہ اپیل کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے اس مطالبے کو پورا کرنے میں کسی قسم کے دباؤ سے متاثر نہ ہوں، اور جو اختیارات آپکو حاصل ہیں انہیں ملت کی فلاح کیلئے استعمال کر کے اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر کریں جن کی شفاعت میدان حشر میں ہمارا آخری سہارا ہے ــــ اگر ہم نے اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا تو ملت اسلامیہ ہمیں کبھی معاف نہیں کریگی اقتدار و اختیار ڈھل جاتا ہے، لیکن غلط فیصلوں کا داغ موت کے بعد تک نہیں مٹتا ــــ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپکی دستگیری فرمائے۔ (محرکین قرار داد منجانب ۳۷ اراکین قومی اسمبلی)